روویا اور کس کارن وہ ہنسا ؟ تب راجا نے کہا کہ بالک پن کا ماں کا پیار ، اور جوانی کا سکھ یاد کر ، اور اتنے دنوں اس دیہ کے رہنے کے موہ سے رویا ، اور اپنی بدیا سدھی کرکے نئی کایا میں پیٹھ کے خوشی سے ہنسا ۔ یہ بات سن بیتال اسی پیڑ پر جا لٹکا ، پھر راجا اسی طرح سے باندھ، کاندھے پر رکھ ، لے چلا ۔

تئیسویں کہانی[1]

بیتال بولا اے راجا ! دھرم پور نام نگر ، وہاں کا دھرمج نام راجا ، اس کے شہر میں گوبند نام براھمن ، چاروں بید چھہوں شاستر کا جاننے والا تھا ، اور اپنے دھرم کرم سے ساؤدھان[2] ۔ اور ہری دت ، سوم دت ، یگیہ دت ، برھم دت اس کے چار بیٹے تھے ، بڑے پنڈت بڑے چتر اور اپنے باپ کی آگیا میں سدا رہتے تھے ۔ کتنے ایک دن پیچھے بڑا بیٹا اس کا مر گیا ، اور وہ بھی اس کے دکھ سے مرنے لگا ۔ تس سمے وہاں کے راجا کا پروہت بشنوشرما آن اسے سمجھانے لگا ، کہ یہ منش جس سمے ماں کے گربھ میں آتا ہے ، پہلے وہیں دکھ پاتا ہے ۔ دوسرے جوانی میں کام کے بس ہو پریتم کے بیوگ سے ایذا سہتا ہے ۔ تیسرے بوڑھا ہو اپنے شریر کے نربل ہونے سے اذیت میں پڑتا ہے ۔

غرض سنسار میں جنم لینے سے دکھ بہت ہوتے ہیں اور سکھ تھوڑا ۔ کیونکہ یہ سنسار دکھ کا مول ہے ، اگر کوئی درخت کی پھننگ[3] پر جا چڑھے ، یا پہاڑ کی چوٹی پر جا بیٹھے ، یا پانی میں چھپ رہے ، یا لوہے کے پنجرے میں

۱۔ بارکر : برھمن گوبند اور اس کے چار لڑکوں کی اس کہانی کو Buitenen نے The three Fatidious, Brahmins کا عنوان دیا ہے ۔

۲۔ متوجہ

۳۔ چوٹی

گھس رھے ، یا پاتال میں جا چھپے ، تو بھی کال نہیں چوڑتا ۔ اور پنڈت، مورکھ، دھنوان، نردھن، گیانی، اگیانی، بلوان، نربل کیسا ھی کوئی ھووے پر یہ سروبھکشی کال کسی کو نہیں چھوڑتا ۔ تمام سو برس کی منش کی آربل[1] ھے ، تس میں سے آدھی تو رات میں جاتی ھے ، اور آدھی کی آدھی بال اور بردھ اوستھا میں ۔ شیش[1] جو رھی سو بباد ، بیوگ ، سوگ میں گزرتی ھے ۔ اور جی جو ھے پانی کی ترنگ کی طرح چنچل ھے ، اس سے اس منش کو سکھ کہاں ، اور اب کل یگ کے سمے ستیہ بادی منش ملنے درلبھ ھیں ، اور دن بدن دیس اجڑتے ھیں ، راجا لوبھی ھوتے ھیں ، پرتھوی مند پھل دیتی ھے ، چور دراچاری پرتھوی میں اپادھ کرتے ھیں ، اور دھرم تپ ، ست ، سنسار میں تھوڑا رھا ھے ، راجا کٹل ، براھمن لالچی ، لوگ لگائی کے بس ھوئے ، ستری چنچل ھوئیں ، پتا کی نندا پتر کرنے لگے ، اور متر شترتا[2]

اور دیکھو جس کا ماما کنہیا[3] اور پتا رجن ، تس ابھی منیو[4] کو بھی کال نے نہ چھوڑا ۔ اور تس سمے منش کو جم[5] لے جاتا ھے ، لکشمی اس کے گھر میں رھتی ھے ، اور

۱- باقی

۲- دشمن ۔

۳- کنہیا یا کرشن جی ، راجہ یدو ولد راجہ ییاتی کی اولاد تھے ۔ سری کرشن جی کے بارے میں تفصیل کے لیے دیکھیے ھندو کلاسیکل ڈکشنری مرتبہ سردار سہائے صفحہ ۲۰۸ تا ۲۱۵

۴- ابھی منو : ارجن کا بیٹا مہا بھارت کی لڑائی میں مارا گیا ۔

۵- موت ۔

مان باپ جورو لڑکا بھائی بندھو کوئی کام نہیں آتا ۔ بھلائی برائی پاپ پنیہ ھی ساتھ جاتا ھے ، اور رھی کنبے کے لوگ اسے مرگھٹ میں لے جا جلا دیتے ھیں ۔ اور دیکھو ادھر رات بتیت ھوتی ھے ، ادھر دن آتا ھے ۔ ادھر چاند است ھے ، ادھر سورج ادئے ۔ ایسے جوانی جاتی ھے بڑھاپا آتا ھے ، اسی طرح سے کال بیتا چلا جاتا ھے ، پر یہ دیکھ کر منش کو گیان نہیں ھوتا ۔

اور دیکھو ستیہ یگ میں مان دھاتا ایسا راجا کہ جس نے دھرم کے جس سے ساری پرتھوی کو چھا دیا تھا ۔ اور تریتا میں شری رام چندر راجا کی جس نے سمندر کا پل باندھ، لنکا سا گڑھ توڑ ، راون کو مارا ۔ اور دواپر میں یدھشٹر نے ایسا راج کیا کہ جس کا جس اب تک لوگ گاتے ھیں ۔ پر کال نے انہیں بھی نہ چھوڑا ۔ اور آکاش کے اڑنے والے پنچھی ، اور سمدر کے رھنے والے جیو سمے پائے وے بھی آپتیہ[1] میں آ پڑتے ھیں ۔ اس سنسار میں آکے دکھ سے کوئی نہیں چھوٹا ، ان کا موہ[2] کرنا برتھا[3] ھے ۔ اس سے اتم یہ ھے کہ دھرم کاج کیجیے ۔

اس طرح سے جب بشنو شرما نے سمجھایا ، تب اس براھمن کے جی میں آیا کہ اب پنیہ کاج کیجے ۔ یہ من میں اس نے سوچ اپنے بیٹوں سے کہا کہ میں یگیہ کرنے بیٹھتا ھوں ، تم سمدر سے جا کر کچھوا لے آؤ ۔ اپنے باپ کی

۱- آفت ۔

۲- پیار کرنا ۔

۳- فضول ۔

آگیا پا ، ایک ڈھیمر سے جا کر انھوں نے کہا کہ ایک روپیا لے اور کچھوا[1] پکڑ دے ۔ اس نے لیا اور پکڑ دیا ۔ تب ان میں سے بڑے بھائی نے مجھلے سے کہا تو اٹھا لے ، ان نے چھوٹے سے کہا بھائی تو اٹھا لے اس نے کہا کہ میں اسے نہ چھوؤں گا ، میرے ہاتھ میں درگندھ[2] آوے گی ، اور میں بھوجن کرنے میں چتر ہوں ۔ مجھلا بولا کہ میں ناری رکھنے میں چتر ہوں ۔ بڑے نے کہا کہ میں سیج پر سونے میں چتر ہوں ۔

اسی طرح تینوں بباد کرنے لگے ، اور کچھوے کو وہاں چھوڑ ، جھگڑتے ہوئے راجا کے دوار پر جا دوار پال سے انھوں نے کہا ، کہ تین براھمن فریادی آئے ہیں ، یہ جا کے تو راجا سے کہہ ۔ یہ سن کے دربان نے راجا کو خبر دی ، راجا نے بلوا کر پوچھا کہ تم کس واسطے آپس میں جھگڑتے ہو ؟ تب ان میں سے چھوٹا بولا کہ مہاراج ! میں بھوجن چتر ہوں ۔ مجھلے نے کہا کہ پرتھوی ناتھ ! میں ناری چتر ہوں ۔ بڑے نے کہا کہ دھرما وتار ! میں سیج چتر ہوں ۔ یہ سن راجا نے کہا اپنی اپنی پرکشا[3] دو ، انھوں نے کہا بہت اچھا ۔

راجا نے اپنے رسوئیے کو بلا کر کہا کہ بھانت بھانت کے بنجن اور پکوان بنا ، اس براھمن کو اچھی طرح بھوجن کرواؤ ۔ یہ سن رسوئیے نے جا ، رسوئی تیار کر ، اس

۱۔ کچھوا ۔
۲۔ بدبو ۔
۳۔ امتحان ۔

بھوجن چتر کو لے جا تھال پر بٹھایا ، چاہے کہ وہ گراس[1] اٹھا منہ میں دے ، کہ اس میں درگندھ آئی ، اسے چھوڑ ہاتھ دھو راجا کے پاس آیا ، راجا نے پوچھا کہ تو نے سکھ سے بھوجن کیا ؟ تب اس نے کہا کہ مہاراج ! ان میں درگندھ آئی ، میں نے بھوجن نہ کیا ۔ پھر راجا نے کہا درگندھ کا کارن کہہ ۔ اس نے کہا مہاراج ! مرگھٹ کی بھومی کے چانول تھے ، مردے کی بو اس میں سے آتی تھی ، اس کارن نہ کھایا ۔ یہ سن کے راجا نے اپنے بھنڈاری کو بلا کر پوچھا ، ارے ! یہ کس گاؤں کے چانول تھے ؟ اس نے کہا مہاراج ! شو پور کے ۔ راجا نے کہا وہاں کے کسان کو بلاؤ ۔ تب بھنڈاری نے اس گاؤں کے زمیندار کو حضور میں بلوایا ، راجا نے پوچھا ، یہ کس بھومی کے ہیں ؟ اس نے کہا کہ مہاراج ؟ سمشان کے ہیں ۔ یہ سن کے راجا نے اس براھمن کے لڑکے سے کہا کہ تو سچ بھوجن چتر ہے ۔

پھر ناری چتر کو بلوا ، ایک مکان میں پلنگ بچھوا سب خوشی کے سامان رکھوا ، ایک اچھی ستری کو بلوا اس کے پاس رکھوا دیا ، اور وے دونوں آپس میں لیٹے ہوئے باتیں کرنے لگے ۔ راجا چھپ کے جھروکے سے دیکھنے لگا ، اور اس براھمن نے چاہا کہ اس کا بوسہ لے ، اس میں اس کے منہ سے باس پا ، منہ پھیر سو رہا ۔ راجا نے یہ چرتر[2] دیکھ ، اپنے مندر میں جا کر آرام کیا ، بھور کے سمے

۱۔ لقمہ ۔
۲۔ حرکت ۔

دربار میں آ اس براھمن کو بلا کے پوچھا کہ اے براھمن ! آج کی رات تو نے سکھ سے کاٹی ؟ اس نے کہا مہاراج ! سکھ نہ پایا - پھر راجا نے کہا کس کارن ؟ براھمن نے کہا اس کے منہ سے بکری کی گندھ آتی تھی ، اس سے جیو میرا بہت بے چین رہا -

یہ سن راجا نے دلالہ کو بلا کر پوچھا کہ اسے تو کہاں سے لائی تھی ، اور یہ کون ھے ؟ اس نے کہا یہ میری بہن کی بیٹی ھے ، جب تین مہینے کی تھی تب اس کی ماں مر گئی ، اور میں نے اسے بکری کا دودھ پلا پلا کر پالا ھے - یہ سن راجا نے کہا سچ تو ناری چتر ھے - پھر سیج چتر کو اچھے اچھے بچھونے کروا پلنگ پر سلوایا ، پربھات[1] ھوئے راجا نے اسے بلا کر پوچھا ، تو رات بھر سکھ سے سویا ؟ ان نے کہا مہاراج ! رات بھر نیند نہ آئی - راجا نے کہا ، کس کارن ؟ اس نے کہا مہاراج ! اس سیج کی ساتویں تہہ میں ایک بال ھے ، وہ میری پیٹھ میں چبھتا تھا ، اس سے نیند نہ آئی - یہ سن راجا نے اس بچھونے کی ساتویں تہہ میں دیکھا تو ایک بال نکلا ، تب اس سے کہا کہ تو سچ سیج چتر ھے -

اتنی بات کہہ بیتال نے پوچھا ، ان تینوں میں کون اتی چتر ھے ؟ راجا بیر بکر ماجیت نے کہا ، جو سیج چتر ھے - یہ سن بیتال پھر اسی درخت پر جا لٹکا ، راجا بھی وھیں جا ، اسے باندھ ، کاندھے پر رکھ ، لے چلا -

۱- صبح -

چوبیسویں کہانی[1]

بیتال نے کہا اے راجا ! کلنگ دیس میں ایک یگیہ شرما نام براھمن ، تس کی ستری کا نام سوم دتا ، اتی روپ وتی تھی - وہ براھمن یگیہ کرنے لگا ، اس میں اس ستری کے ایک سندر لڑکا ھوا - جب وہ پانچ برس کا ھوا ، تب باپ اس کا شاستر پڑھانے لگا - بارہ برس کی عمر میں وہ سب شاستر پڑھ کے بڑا پنڈت ھوا ، اور سدا اپنے باپ کی سیوا میں رہنے لگا - کتنے ایک دن بیتے وہ لڑکا مر گیا ، اس کے سوگ سے ماتا پتا چلا چلا رونے لگے - یہ خبر پا سارے کنبے کے لوگ دھائے ، اور اس لڑکے کو ارتھی میں باندھ کر سمشان میں لے گئے ، اور وھاں جا اسے دیکھ دیکھ آپس میں کہنے لگے ، دیکھو ایسے پر بھی سندر لگتا ھے -

اسی طرح سے باتیں کرتے تھے اور چتا چنتے تھے ، کہ وھاں ایک جوگی بھی بیٹھا تپسیا کر رہا تھا - یہ بات سن وہ اپنے جی میں بچارنے لگا کہ میرا شریر اتی بردھ ھوا - جو اس لڑکے کے شریر میں پیٹھوں تو سکھ سے جوگ کروں - یہ سوچ کر اس لڑکے کے شریر میں پیٹھ ، کروٹ لے ،

۱- بارکر : " براھمن یگیہ شرما اور اس کے لڑکے کی کہانی - "

Buitenen : The Rejunenated Hermit.